رجسٹرڈ ایل نمبر 7793 جلد نمبر 52 شمارہ نمبر 1

سہ ماہی

زرعی ڈائجسٹ

جنوری تا مارچ 2017ء

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

سرپرست اعلیٰ

پروفیسر ڈاکٹر اقرار احمد خاں (ستارۂ امتیاز) وائس چانسلر

مجلسِ منتظمین

پروفیسر ڈاکٹر شہزاد مقصود احمد بسراء (کنوینر)

ڈاکٹر محمد قمر بلال سیکرٹری/ایڈیٹر

ممبران

پروفیسر ڈاکٹر محمد یٰسین	انسٹیٹیوٹ آف سوائل اینڈ انوائرنمنٹل سائنسز
ڈاکٹر شوکت علی بھٹی	انسٹیٹیوٹ آف انیمل سائنسز
ڈاکٹر مظہر حسین رانجھا	شعبہ انٹومالوجی
ڈاکٹر محمد اشفاق واحد	شعبہ ایگرانومی
ڈاکٹر محمد دلدار گوگی	شعبہ انٹومالوجی
ڈاکٹر چوہدری محمد ایوب	انسٹیٹیوٹ آف ہارٹیکلچرل سائنسز
ڈاکٹر محمد عیسیٰ خان	نیشنل انسٹیٹیوٹ آف فوڈ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی
مسٹر عمر دراز	واٹر مینجمنٹ اینڈ ریسرچ سنٹر
مسٹر محمد عون	یو اے ایف سب کیمپس ٹوبہ ٹیک سنگھ
حافظ مسعود احمد	شعبہ فارسٹری اینڈ رینج مینجمنٹ

محمد آصف
آرٹسٹ/ڈیزائنر

عظمت علی
آرٹسٹ

محمد اسماعیل
آفس اسسٹنٹ

محمد امین، آصف محمود
کمپوزنگ

مبشر حسین، بشارت علی
معاونین

ڈاکٹر شازیہ رمضان
انتخاب حواشی

شائع کردہ: آفس آف یونیورسٹی بکس اینڈ میگزینز، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

Phone: 041-2619675, 041-9200161-69 Ext. 3405, 2949

لائف ٹائم ممبر شپ 5000 روپے
سالانہ ممبر شپ 300 روپے
سٹوڈنٹ ممبر شپ 200 روپے

oubmuaf@gmail.com

مندرجات

اداریہ	5	اپنی بات	مدیر
جامعہ نامہ	6	جامعہ زرعیہ فیصل آباد میں ربیع میلے کا انعقاد..................	ادارتی بورڈ
	9	زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے نیوسینٹ ہال میں فیصل آباد ریسرچ فورم کے اجلاس کا انعقاد..................	ادارتی بورڈ
	10	ایگری ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپویشن آف پاکستان کے زیر اہتمام تین روزہ منفرد میلے کا انعقاد..................	ادارتی بورڈ
ٹیکنالوجی برائے فصلات	11	مونگ کی کاشت..................	ڈاکٹر عمران خان
	13	زیادہ درجہ حرارت کے گندم کی فصل پر اثرات..................	ڈاکٹر شکیل احمد انجم
	13	پاکستان میں دالوں کی کم پیداوار کی وجوہات..................	ڈاکٹر شکیل احمد انجم
	14	گندم کے پودے کی کنگی UG 99..................	عبدالجبار
	16	دھان کے تنے کا سڑان..................	سحر انجم
	16	گندم کی فصل کو درپیش مسائل اور انکا سدباب..................	فروا شہزادی
	17	دالوں کی پیداوار کو بہتر بنانے کے لیے حکمت عملی..................	ڈاکٹر شکیل احمد انجم
سبزیات	18	ٹنل فارمنگ، بیماریاں اور تدارک..................	نعیم احمد
	19	بھنڈی توری کی پیداواری ٹیکنالوجی..................	راشد حسین
اثمار و اشجار	21	آم کی سفوفی پھپھوندی..................	ڈاکٹر عبدالرحمٰن
	22	پھولوں سے اضافی منافع	ڈاکٹر عدنان یونس
	23	درختوں کی اہمیت اور افادیت..................	محمد حسنین خاں
حیوانیات	24	مصنوعی تخم ریزی (اے آئی) کے فوائد، نقصانات اور محدودات	ڈاکٹر شجاعت علی
	26	جانوروں کی خوراک کے مقرر کردہ غذائی اجزاء..................	پروفیسر ڈاکٹر حق نواز
	28	برسیم کھلائے جانے والے موسم میں جانوروں کی دیکھ بھال......	ڈاکٹر محمد قمر بلال
	30	کانگو سے بچاؤ: خوف نہیں، احتیاط	حیدر عباس
پولٹری	32	مرغیوں کو بیماریوں سے بچاؤ کی بنیادی احتیاطی تدابیر..................	ڈاکٹر فواد احمد
	33	آئی بی۔ انفیکشیئس برونکائٹس	ڈاکٹر سید علی افضل ترمذی
	34	مرغیوں میں بیماریوں سے بچاؤ کے ٹیکے لگانے کے اصول اور طریقے	ڈاکٹر احسان الحق
متفرقات	37	ٹریکٹر کی دیکھ بھال کے لیے زمینداران کو مفید مشورے............	ڈاکٹر عبدالغفور
	38	چھاتی کا سرطان..................	مس فصیحہ احسن
	39	زراعت کی ترقی پر سیلاب کے اثرات..................	حافظ محمد قیوم
	40	زراعت کا مقدمہ..................	عمیر طالب
	41	آب پاشی کے نظام میں آلودہ پانی	حمیرہ حمید
	42	حصولِ توانائی میں بائیوگیس کا کردار..................	محمد سلیم
	43	بہتر طرز زندگی کی مدد سے بیماریوں کا تدارک..................	محمد ارسلان محمود
	44	نامیاتی کھادوں کی اہمیت اور استعمال..................	ڈاکٹر شکیل احمد انجم
	45	چک چوہلہ جھنگ روڈ فیصل آباد میں بھینسوں اور بکریوں میں اچانک اموات کی تحقیق اور وجہ (رپورٹ..................	ڈاکٹر محمد طارق جاوید
	47	قینوا ایک ابھرتی ہوئی فصل اور اسکی نگہداشت	ڈاکٹر شہزاد مقصود احمد بسراء
	48	متبادل طریقہ کاشت سے چاول، گندم کا منافع بخش پیداواری نظام	منیبہ

زرعی ریسرچ کارنر (پی ایچ ڈی سکالرز کی تحقیق کے اہم نتائج و سفارشات)

ہارٹیکلچر	49	کھجور کی اوائل عمری میں نر اور مادہ پودوں کی شناخت..................	مریم
سائل سائنس	50	پاکستانی زمینوں میں بائیوچار کی اہمیت..................	محمد آصف نعیم
پی بی جی	50	سورج مکھی ایک اہم تیل دار فصل..................	ضیاء اللہ ضیاء
پلانٹ پیتھالوجی	51	جڑوں کی مفید پھپھوندی سے طفیلی خطیوں کا قدرتی طریقے سے تدارک	عطاء الرحمٰن خان
	51	چنے کے جھلساؤ کا پیشین گوئی ماڈل	سلمان احمد
ایگرانومی	52	کپاس کی پیداوار اور کوالٹی میں بوران کا کردار	محمد سلیم
فوڈ ٹیکنالوجی	53	خرگوش کے گوشت کے فوائد اور ثمرات..................	محمد رضوان طارق
	53	لسّی (Whey) کی غذائیت اور افادیت	شیراز احمد
	54	کریلے کے کیمیائی اجزا اور ان کی اہمیت	رابعہ ناز
	54	پنیر کے پانی کی غذائیت و افادیت..................	زرمینہ گیلانی
پیرا سائٹالوجی	55	ایلو ویرا ایک کرشماتی پودا..................	کاشفہ خالق
زرعی مسائل	56	کسانوں کے سوالات اور زرعی ماہرین کے جوابات..................	ادارہ

پبلشر پروفیسر ڈاکٹر شہزاد مقصود احمد بسراء نے زرعی یونیورسٹی پریس فیصل آباد سے چھپوا کر دفتر جامعہ کتب، رسائل و جرائد، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے شائع کیا

اپنی بات

جامعہ زرعیہ فیصل آباد وہ قدیم جامعہ ہے جو بیسویں صدی سے زرعی شعبے میں خدمات سرانجام دے رہی ہے۔یہی وجہ ہے کہ یہ یونیورسٹی رئیس جامعہ پروفیسر ڈاکٹر اقرار احمد خاں (ستارہ امتیاز) کی قیادت میں دنیا کی 100 بہترین جامعات میں شامل ہو چکی ہے جو کہ پوری قوم کے لئے باعث فخر ہے۔یو ایس نیوز اینڈ ورلڈ رپورٹ آن ایجوکیشن نے ایگری سائنسز میں یونیورسٹی کو دنیا کی اکیسویں بہترین یونیورسٹی قرار دیا ہے جو جامعہ کے لیے اعزاز کی بات ہے۔زراعت ملکی معیشت میں کلیدی کردار ادا کر رہی ہے اسے ترقی دینے کے لئے پنجاب حکومت بھر پور وسائل بروئے کار لانے میں مصروفِ عمل ہے۔جامعہ میں پنجاب حکومت کی جانب سے منظور کئے جانے والے 1000 طالبات کے ہاسٹل اور پنجاب بائیو انرجی انسٹیٹیوٹ کا قیام بھی اس کی کڑی ہے۔جامعہ میں اگر تعلیم و تحقیق میں مہارتوں کا مظاہرہ جاری رکھا گیا تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ یونیورسٹی بین الاقوامی درجہ بندی میں صف اول کی جامعات میں اپنا مقام تسلیم نہ کرا سکے۔حکومت پنجاب کی طرف سے یونیورسٹی کو 50 کروڑ کی لاگت سے دیا جانے والا ہاسٹل کا تحفہ تعلیمی اداروں میں ایک سنگِ میل ہے جس سے دیہی علاقے کی طالبات کو زیور تعلیم سے آراستہ ہونے میں بھرپور مدد ملے گی۔صوبے بھر میں 4 زرعی جامعات اور متعدد زرعی کالجز کام کر رہے ہیں جن کی بڑی تعداد جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتی ہے۔اگر چاول پیدا کرنے والے علاقوں میں زرعی یونیورسٹی کے سب کیمپسز قائم کئے جائیں تو علاقوں میں تحقیق کا کلچر پروان چڑھایا جا سکتا ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ پاکستانی عوام کی صلاحیتوں اور محنت کی بدولت آج ملک ترقی کی منازل طے کر رہا ہے لیکن وہ عوام جو زرعی شعبہ بشمول لائیو سٹاک سے منسلک ہے ان کی کاوشوں اور قربانیوں کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ان کی دن رات محنت سے نہ صرف ان کے گھر کا چولہا جلتا ہے بلکہ ملکی معیشت مستحکم ہونے کے ساتھ ساتھ فوڈ سیکورٹی میں بھی ان کا کردار قابل تحسین ہے لیکن موجودہ صورتحال اور مستقبل میں بڑھتی ہوئی انسانی آبادی کی غذائی ضروریات کو احسن طریقہ سے پورا کرنے کے لیے زرعی سائنسدانوں کے ساتھ ساتھ فارمرز حضرات کو مزید بھرپور کردار ادا کرنا ہوگا تا کہ ہم بیرونی ذرائع پر انحصار کرنے کی بجائے اپنے اندرونی وسائل سے مکمل استفادہ کر کے عوام کو کم قیمت پر معیاری خوراک مہیا کر سکیں۔

ڈاکٹر محمد قمر بلال

ایڈیٹر زرعی ڈائجسٹ

جامعہ زرعیہ فیصل آباد میں ربیع میلے کا انعقاد

☆یو ایس نیوز اینڈ ورلڈ رپورٹ آن ایجوکیشن نے ایگری سائنسز میں یونیورسٹی کو دنیا کی اکیسویں بہترین یونیورسٹی قرار دے دیا☆ پلاننگ کمیشن آف پاکستان کی طرف سے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے اسسٹنٹ پروفیسر کے لیے بہترین پراجیکٹ کا اعزاز☆ انڈسٹری اکیڈیمیا سے مضبوط روابط، آبی مسائل کے حل کے لیے کالاباغ ڈیم سمیت چھوٹے ڈیموں کی تعمیر پر زور☆ 100ارب سے زائد کسان پیکیج کا جائزہ☆ تصدیق شدہ بیج کی فراہمی اور 53ارب روپے کھادوں پر سبسڈی

گزشتہ دنوں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں چھ روزہ ربیع میلے کا آغاز ہوا۔ جس کا آغاز میں ملک بھر کی جامعات سے بزنس پلان مقابلوں میں حصہ لینے والے نوجوان کے ڈائس کے افتتاح سے ہوا۔ مہمان خصوصی وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اقرار احمد خاں نے ڈائس فاؤنڈیشن کے تحت ڈائس مقابلوں کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ یو ایس نیوز اینڈ ورلڈ رپورٹ آن ایجوکیشن نے ایگریکلچرل سائنسز میں ISI جنرلز کے ریسرچ آؤٹ پٹ کی بنیاد پر زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کو دنیا کی 21ویں بہترین یونیورسٹی قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پلاننگ کمیشن آف پاکستان سے کسی بھی سرکاری جامعہ سے بہترین پراجیکٹ کا اعزاز ہمارے نوجوان اسسٹنٹ پروفیسر کو حاصل ہوا جس کے بعد یونیورسٹی سے 130 ایسے پراجیکٹس سامنے آئے ہیں جن کی کیٹلاگ تیار کرنے کے بعد انہیں فزیبلٹی کے ذریعے بزنس آئیڈیاز میں تبدیل کیا جائے گا۔

ایوان صنعت وتجارت کے نائب صدر انجینئر احمد حسن نے بتایا کہ چیمبر نے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے ساتھ سمجھوتے پر دستخط کئے ہیں جو انڈسٹری اکیڈیمیا روابط کو مضبوط بنیاد فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا اور ہم جامعات اور انڈسٹری کے مابین موجود خلیج کو ختم کرنے کیلئے کوشاں ہیں۔ ڈائس فاؤنڈیشن کے چیئرپرسن سہیل جمال نے کہا کہ دنیا بھر میں جامعات کے نوجوان انٹرپرینیورشپ کے ذریعے بڑے بڑے کاروبار شروع کر چکے ہیں اور ڈائس کے پلیٹ فارم سے پاکستان کے تمام بڑے تعلیمی اداروں میں توانائی، صحت، ایگریکلچر، ٹیکسٹائل اور بزنس کے حوالے سے ڈائس ایونٹس منعقد کئے جا چکے ہیں۔ زرعی شعبہ

کاشتکاروں کو بڑی فصلات پر انحصار کم کرتے ہوئے خوردنی تیل، دالوں، باجرہ اور چارہ جات کو جگہ دینی چاہیے۔ رئیس جامعہ پروفیسر ڈاکٹر اقرار احمد خاں (ستارہ امتیاز)

میں 40 فیصد اجناس کھیت سے صارف تک پہنچنے کے دوران نامناسب طریقہ ہائے برداشت، سنبھال، سٹوریج اور ٹرانسپورٹیشن میں ضائع ہو رہی ہیں اور اس کیلئے زرعی سائنس دان اور نوجوانوں کی ضرورت ہیں۔ انڈسٹری اکیڈیمیا لنکجز پر منعقدہ سیمینار سے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اقرار احمد خاں کے ساتھ ساتھ ڈائریکٹر اورک پروفیسر ڈاکٹر ظہیر احمد ظہیر، ڈاکٹر ندیم طارق، ڈاکٹر اسلم گابا، صدف عامر، ڈاکٹر عبدالغفور اور ڈاکٹر وسیم احمد نے بھی خطاب کیا۔ بعدازاں ایکسپو سنٹر میں ڈائس ایکسپو کے افتتاح کے بعد نوجوانوں کے سٹالز کا دورہ بھی کیا گیا۔ ایک روزہ سیمینار بعنوان ''سندھ طاس معاہدہ کے تناظر میں پاکستان کے آبی

20 سال قبل چھوٹے رقبوں کے کاشتکاروں کی شرح 68 فیصد تھی جواب 95 فیصد ہو چکی ہے لہٰذا ان کسانوں کی کاشتکاری کو منافع بخش بنایا جائے۔ وفاقی وزیر خوراک وزراعت سکندر حیات بوسن

وسائل کو درپیش خطرات'' میں وفاقی وزیر خوراک وزراعت وفوڈ سیکورٹی سکندر حیات بوسن، چیئرمین واپڈا لیفٹیننٹ جنرل (ر) مزمل حسین، چیئرمین پاکستان ایگریکلچرل ریسرچ کونسل ڈاکٹر یوسف ظفر اور چیئرمین انڈس ریور سسٹم اتھارٹی (ارسا) راؤ ارشاد علی خاں نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی سکندر حیات بوسن نے کالاباغ ڈیم سمیت بڑے اور چھوٹے ڈیموں کی تعمیر پر زور دیا اور کہا کہ بھاشا ڈیم اراضی کے متاثرین کو

معاوضے کی ادائیگی کے بعد اس کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے۔انہوں نے کہا کہ دو دہائیاں قبل تک چھوٹے زرعی رقبوں کے کاشتکاروں کی شرح 68 فیصد تھی جواب بڑھ کر 95 فیصد ہو چکی ہے لہٰذا ضروری ہے کہ ایسے کاشتکاروں کا ہاتھ تھامتے ہوئے کاشتکاری کو ان کیلئے منافع بخش بنایا جائے۔انڈس ریور سسٹم اتھارٹی (IRSA) کے ممبر راؤ ارشاد علی خان نے کہا کہ ایک ملین ایکڑ فٹ پانی کے ذریعے 0.6 ارب ڈالر کی معاشی سرگرمیاں فروغ پاتی ہیں لیکن ہر سال 30 ملین پانی سمندر میں ضائع کرنے سے سالانہ 18 ارب ڈالر کا نقصان ہو رہا ہے۔وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اقرار احمد خاں نے کہا کہ دنیا کی تمام تہذیبوں میں زندگی پانی کے گرد گھومتی ہے اور لائل پور کے قیام سے قبل یہ دھرتی چٹیل میدان کا نقشہ پیش کر رہی تھی تاہم تین نہروں کی کھدائی سے ریگستان خوبصورت اور سرسبز و شاداب کھلیان بن چکے ہیں۔انہوں نے کہا کہ حکومت پنجاب کی طرف سے زرعی پالیسی کی تیاری کیلئے وہ ماہرین کی ٹیم کی قیادت کر رہے ہیں اور پالیسی سازی میں پانی کو کلیدی اہمیت حاصل ہے۔انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی ہر سال 500 سے زائد سیمینار اور دوسری تقریبات منعقد کر کے حقائق عوام تک پہنچا رہی ہے جس میں ملک کو درپیش تمام اہم مسائل اور زرعی چیلنجز پر کھل کر بات ہوتی ہے۔ترقی پسند کاشتکار اور چاول کی برآمدی تاجر سید فیصل حسن شاہ نے کہا کہ پاکستان کو سندھ طاس معاہدے سے باہر نہیں آنا چاہئے کیونکہ اس کی وجہ سے پاکستان کو 80 فیصد پانی فراہم کیا گیا ہے تاہم اپنی کوتاہیوں کی فکر کرتے ہوئے ہمیں حکومت سطح پر واٹر ویژن متعارف کروانا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ ہمیں بڑے ڈیموں کی تعمیر کیلئے آگے بڑھتے ہوئے چھوٹے ڈیموں کی تعمیر میں بھی تاخیر نہیں کرنی چاہئے اور فوری طور پر چنیوٹ، دینہ اور دوسرے مقامات پر آف ریور ڈیم بنانے چاہئیں۔انہوں نے کالا باغ ڈیم کیلئے شہدا ڈیم کا نیا نام متعارف کرواتے ہوئے کہا کہ اس کی تعمیر کیلئے سیاسی قیادت کو انتہائی مفاہمانہ اور نرم طریقے سے مفاہمت کے ساتھ پیش قدمی کرنی چاہئے تاکہ پانی کیلئے ترسنے

والوں کو پانی دستیاب ہو سکے۔ڈاکٹر جہانزیب امتیاز چیمہ نے کہا کہ پاکستان میں ٹیوب ویلوں کے ذریعے ہر سال 40 تا 60 ملین ایکڑ فٹ پانی نکالا جا رہا ہے جس میں سے 25 ملین ایکڑ فٹ پانی ری چارجنگ کے نامناسب انتظامات کی وجہ سے ضائع ہو رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک میں ٹیوب ویلوں کے ذریعے ہونے والی پمپنگ کی وجہ سے انڈس بیسن میں میٹھے پانی کے ذخائر تیزی سے کم ہو رہے ہیں اور زیرزمین پانی کھارا ہوتا جا رہا ہے یہی وجہ ہے کہ لاہور میں واسا کی پمپنگ کی وجہ سے پانی کی کوالٹی بری طرح متاثر ہوتی جا رہی ہے۔سیمینار سے ڈین کلیہ زرعی انجینئرنگ و صنعیات ڈاکٹر اللہ بخش اور ڈائریکٹر واٹر مینجمنٹ ریسرچ سنٹر ڈاکٹر حامد حسین شاہ نے بھی خطاب کیا۔اقبال آڈیٹوریم میں منعقدہ کسان میلہ کا انعقاد ہوا جس کے مہمان خصوصی سیکرٹری ایگریکلچر محمد محمود تھے۔کسان میلہ میں وزیراعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف کی طرف سے زرعی شعبہ کی ترقی اور کسانوں کی خوشحالی کیلئے اعلان کئے گئے 100 ارب روپے سے زائد کے کسان پیکیج کا مختلف حوالوں سے جائزہ لیا گیا اور ساڑھے بارہ ایکڑ سے کم رقبہ

وزیر اعلیٰ پنجاب کی خصوصی توجہ سے گاؤں کی سطح پر لیزر لینڈ لیولر سمیت چھوٹی زرعی مشینری کی دستیابی یقینی بنائی جائے گی۔ ڈائریکٹر جنرل زراعت پنجاب، انجم علی بٹر

کے مالک کاشتکاروں کیلئے بلاسود قرضوں کے ذریعے زرعی مداخل پر سرمایہ کاری سے ممکنہ پیداواری بڑھوتری کا بھی اندازہ لگایا گیا۔وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اقرار احمد خاں، ڈائریکٹر جنرل زرعی توسیع ڈاکٹر انجم علی بٹر، ڈائریکٹر جنرل ریسرچ ڈاکٹر عابد محمود، ممبر کسان کمیشن رانا افتخار احمد، جاوید علاؤ الدین، ڈاکٹر منیر احمد شامی ڈائریکٹر لائیوسٹاک، عامر اقبال ریجنل مینیجر سیلز مانسینٹو پاکستان، راجہ ساغر حسین، ذوالفقار علی صابر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی پنجاب کے مقابلہ میں پاکستانی پنجاب میں زراعت پائیدار طریقے سے آگے بڑھ رہی ہے کیونکہ مشرقی پنجاب میں زیرزمین پانی کی خطرناک حد تک پمپنگ سمیت کھادوں اور زہریلی زرعی ادویات کے بے مہابا استعمال سے زمینیں تیزی سے بنجر ہوتی جا رہی ہیں جس کے نتیجہ میں بھارتی پالیسی ساز ہیجانی کیفیت کا شکار ہیں۔مہمان خصوصی وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اقرار احمد خاں نے کہا کہ پاکستان سمیت پوری دنیا میں زرعی اجناس کی قیمتیں آئندہ چند برسوں تک غیر مستحکم رہنے کی توقع ہے لہٰذا کاشتکاروں کو پانچ فصلات کے گھن چکر سے نکلتے ہوئے خوردنی تیل، دالوں، چنا، چری، باجرہ اور چارہ جات کو بھی جگہ دینی چاہئے تاکہ ان کا بڑی فصلات پر انحصار کم کرتے ہوئے آمدنی بڑھانے کی راہ نکالی جا سکے۔انہوں نے کہا کہ مشاہدے سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ حکومت کی طرف سے باردانے کے ذریعے ڈیڑھ سو ارب روپے سے سرکاری نرخوں پر گندم کی خریداری سے عام کاشتکار کو کچھ حاصل نہیں ہو رہا ہے لہٰذا اتنی بڑی رقم سے سرکاری گودام بھرنے کے بجائے اسے زرعی شعبہ کی ترقی کے دوسرے منصوبوں پر خرچ کیا جائے۔انہوں نے کہا کہ 2050ء تک ملک کی آبادی 40 کروڑ ہو جائے گی اور ہماری تمام فصلات کی موجودہ ورائٹیوں میں پیداوار کو دوگنا کرنے کی صلاحیت آج موجود ہے جس میں اضافہ کیلئے

مزید کوشش کی جارہی ہے لہٰذا کراپ مینجمنٹ میں بہتری لاتے ہوئے کم خرچے میں فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ سے آمدنی بڑھائی جاسکے گی۔ ڈائریکٹر جنرل توسیع زراعت ڈاکٹر انجم علی بٹر نے کہا کہ پاکستانی اور بھارتی پنجاب میں زرعی پالیسیوں میں غیر معمولی اختلافات ہیں اور آج مشرقی پنجاب میں موٹے چاول کی اندھادھند کاشت کیلئے پانی کی ٹیوٹ ویلوں کے ذریعے پمپنگ سے زیرزمین پانی کے ذخائر خطرناک حد تک نیچے جاچکے ہیں جبکہ فصلوں پر کھادوں اور زہریلی ادویات کے چھڑکاؤ سے علاقائی پرندے اور فصل دوست کیڑوں کا خاتمہ ہوچکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب میں ایک ارب روپے سے چھوٹے زرعی آلات اور اتنی ہی لاگت سے تصدیق شدہ بیج ہر گاؤں میں پہنچائے جارہے ہیں جبکہ 60ارب روپے سے پانی کی بچت اور آبپاشی کی مختلف سکیموں پر عملدرآمد جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت 53ارب روپے صرف کھادوں پر سبسڈی پر خرچ کررہی ہے یہی وجہ ہے کہ آج پورے صوبے میں ڈی اے پی کھاد 2500روپے تک دستیاب ہے جبکہ کسان یوریا بھی آسانی سے خرید سکتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ وزیراعلیٰ محمد شہباز شریف کی طرف سے 100ارب روپے کے کسان پیکیج کے علاوہ اتنی ہی رقم ساڑھے بارہ ایکڑ سے کم رقبہ کے حامل کاشتکاروں کیلئے بلاسود قرضوں کیلئے مختص کئے گئے ہیں جبکہ کاشتکاری کیلئے 5روپے فی یونٹ بجلی کی فراہمی بھی یقینی بنادی گئی ہے۔ موسمیاتی تغیرات کے تناظر میں فی کس دستیاب پانی کی شرح میں ہونے والی کمی پر تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ 2020ء میں ایک پاکستانی کو 885 کیوبک میٹر پانی دستیاب ہوگا لہٰذا ڈیموں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ ہر سطح پر پانی کی بچت یقینی بنانا ہوگی۔ پنجاب کسان کمیشن کے ممبر رانا افتخار احمد نے کہا کہ صوبے میں کسانوں کیلئے 100ارب روپے کا پیکیج لانے میں ان کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اقرار احمد خاں اور ڈائریکٹر جنرل انجم علی بٹر نے کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وزیراعلیٰ پنجاب کی خصوصی توجہ سے گاؤں کی سطح پر لیزر لینڈ لیولر سمیت چھوٹی زرعی مشینری کی دستیابی یقینی بنادی جائے گی۔ ڈاکٹر محمد اشفاق نے کہا کہ کسان پیکیج سبسڈی سے گندم اور چاول کی فی ایکڑ پیداواری لاگت میں 550روپے، کپاس اور مکئی کی 600اور گنا کی 850روپے فی ایکڑ کمی واقع ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اسے خرچے میں فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کرکے اپنی آمدنی بڑھانا ہوگی۔ ڈاکٹر منظور چوہدری نے کہا کہ پاکستان میں ٹریکٹروں کے مقابلہ میں زرعی آلات اتنی تعداد میں موجود نہیں لہٰذا حکومت کو چھوٹے زرعی آلات کی فراہمی کیلئے سبسڈی کو بڑھانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر تمام کاشتکار گندم کی ڈرل کے ذریعے کاشت یقینی بنالیں تو اس سے پیداوار میں تیس فیصد تک اضافہ ہوسکتا ہے۔ کسان کے میلے کی تقریبات

کے دوران صوبائی وزیر قانون رانا ثناءاللہ خاں نے فیصل آباد کے سٹاف کلب میں دنیا کے 40 ممالک کے ماہرین پر مشتمل انٹرنیشنل کاٹن ایڈوائزری کمیٹی کے اعزاز میں منعقدہ عشائیہ سے مہمان خصوصی کے طور پر خطاب میں کہا کہ حکومت کی طرف سے کسان پیکیج میں دی جانیوالی اربوں روپے کی سبسڈی اور ساڑھے بارہ ایکڑ سے کم رقبہ کے حامل کاشتکاروں کیلئے 100ارب روپے کے بلاسود قرضوں کی فراہمی سے زرعی شعبہ میں ایک نئی توانائی پیدا ہوگی جو پورے ملک کی معیشت پر مثبت اثرات کی حامل ہوگی۔ وہ پُرامید ہیں کہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اقرار احمد خاں کی قیادت میں ایگریکلچر پالیسی کمیٹی زرعی شعبہ کی ترقی کو

> **حکومت کی طرف سے چھوٹے کاشتکاروں کے لیے 100ارب روپے کے بلاسود قرضوں کی فراہمی ،زرعی شعبہ میں نئی توانائی پیدا کرے گی۔ صوبائی وزیر قانون رانا ثناء اللہ خاں**

مضبوط بنیاد فراہم کرنے اور کسان کی معاشی حالت میں بہتری کیلئے سنگ میل ثابت ہوگی۔ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اقرار احمد خاں نے یونیورسٹی کی عمومی تعلیمی و تحقیقی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ یونیورسٹی ماہرین نے آموں کی دس ایسی اقسام متعارف کروائی ہیں جو مئی سے اکتوبر تک پھل دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں اور مذکورہ تحقیق کو امریکن جنرل آف ہارٹیکلچرل سائنسز میں بھی شائع کیا جاچکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گندم کے مقابلہ میں مکئی آدھی قیمت پر دستیاب ہے لہٰذا غذائی قلت کے خاتمہ کیلئے لوگوں تک سستے آٹے کی فراہمی یقینی بنانے کیلئے اس میں مکئی کا آٹا مکس کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے جانور خوراک کی کمی کے باعث پوری پیداوار نہیں دے پارہے لہٰذا ضرورت ہے کہ ان کیلئے متوازن چارے کا انتظام یقینی بناتے ہوئے نگہداشت و دیکھ بھال میں بہتری لائی جائے۔ وفاقی سیکرٹری ٹیکسٹائل انڈسٹریز حسن اقبال نے کہا کہ یونیورسٹی میں نئے ڈگری پروگرامز، ترقیاتی منصوبوں اور غیر معمولی تحقیقی پیش رفت سے وہ بے حد متاثر ہوئے ہیں اور 30 سے زائد ممالک سے آئے ہوئے مندوبین نے بین الاقوامی رینکنگ میں شامل موقر تعلیمی ادارے کے گرین کیمپس میں عشائیہ سے بھرپور لطف اُٹھایا۔ عشائیہ تقریب سے ایوان صنعت و تجارت کے صدر انجینئر سعید احمد شیخ اور انٹرنیشنل کاٹن ایڈوائزری کمیٹی کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ڈاکٹر جوزی سیٹی نے بھی خطاب کیا۔ عشائیہ میں ایوان صنعت و تجارت کے عہدیداران، وزارت ٹیکسٹائل کی سینئر جوائنٹ سیکرٹری مسز روبینہ واسطی، نیشنل ٹیکسٹائل یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر تنویر احمد، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی کی وائس چانسلر ڈاکٹر نورین عزیز قریشی، میاں اجمل فاروق اور شہر کی کاروباری شخصیات شریک تھیں۔

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے نیوسینٹ ہال میں فیصل آباد ریسرچ فورم کے اجلاس کا انعقاد

شہر میں درجنوں تعلیمی و تحقیقی اور ہزاروں پی ایچ ڈیز کی موجودگی بلاشبہ ایک امتیازی حیثیت کی حامل ہے لہٰذا وہ چاہیں گے کہ تمام اداروں میں موجود سہولیات اور باصلاحیت افرادی قوت اس نئے پلیٹ فارم سے معاشرے کی بہتری کیلئے مل جل کر کام کریں ۔مومن آغا، کمشنر فیصل آباد ڈویژن

ہر چند لاہور میں نالج پارک 6 ہزار ایکڑ اراضی پر قائم کیا جائیگا تاہم فیصل آباد میں درجنوں سائنسی اداروں کی موجودگی کی وجہ سے وہ تمام سہولیات، سائنسی سرگرمیاں اور ماحول پہلے سے موجود ہیں جو لاہور کے نالج پارک میں 3 دہائیوں کے بعد وقوع پذیر ہوگا لہٰذا ضروری ہے کہ حکومتی سطح پر فیصل آباد کو نالج کوری ڈور یا سائنس سٹی کے طور پر علیحدہ شناخت دینے میں زیادہ تاخیر نہیں ہونی چاہئے ۔رئیس جامعہ پروفیسر ڈاکٹر اقرار احمد خاں

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے نیوسینٹ ہال میں فیصل آباد ریسرچ فورم کے اجلاس کا انعقاد ہوا۔ ریسرچ فورم کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کمشنر فیصل آباد ڈویژن مومن آغا نے شہر کیلئے مجوزہ نئی شناخت کو سراہتے ہوئے کہا کہ وہ اس سلسلہ میں تجاویز کو باقاعدہ طور پر حکومتی منظوری کیلئے بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شہر میں درجنوں تعلیمی و تحقیقی اور ہزاروں پی ایچ ڈیز کی موجودگی بلاشبہ ایک امتیازی حیثیت کی حامل ہے لہٰذا وہ چاہیں گے کہ تمام اداروں میں موجود سہولیات اور باصلاحیت افرادی قوت اس نئے پلیٹ فارم سے معاشرے کی بہتری کیلئے مل جل کر کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ مجوزہ منصوبے پر پیش رفت کیلئے ضروری ہے کہ ریسرچ فورم میں مختلف ورکنگ گروپس تشکیل دے کر اہداف کا تعین کرتے ہوئے حکمت عملی طے کی جائے تاکہ مکمل یکسوئی کے آگے بڑھا جائے۔ پروفیسر ڈاکٹر اقرار احمد خاں نے استقبالیہ خطاب میں فورم کے ذریعے اب تک کی جانیوالی پیش رفت سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ فورم کے ذریعے چند برس قبل یونیورسٹی میں بی ایس سی ہیومن نیوٹریشن و ڈائی ٹیٹکس پروگرام شروع کیا جانیوالا پروگرام بہت زیادہ مقبول ہوا جس میں طلبہ کو کلینیکل تربیت بھی فراہم کی جارہی ہے یہی وجہ ہے کہ اب یہ پروگرام 15 ملکی جامعات میں کاپی کیا جارہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہر چند لاہور میں نالج پارک 6 ہزار ایکڑ اراضی پر قائم کیا جائیگا جہاں تمام سہولیات، سائنسی سرگرمیاں اور ماحول پہلے سے موجود ہیں۔ ڈاکٹر اقرار احمد خاں نے ون ہیلتھ پروگرام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس کے ذریعے عوام کو نیوٹریشن ضروریات سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ بیماریوں سے بچاؤ کیلئے تیار کیا جائے گا تاکہ ہسپتالوں میں مریضوں کے دباؤ میں کمی لائی جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ صوبے میں 10 ملین ٹن گندم، 3 ملین ٹن چاول، 2 ملین ٹن اضافی مکئی اور آلو دستیاب ہیں اس کے باوجود پوشیدہ بھوک کی وجہ سے 23 فیصد لوگ غذائی قلت کا شکار ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ بھارتی پنجاب کی کوئی فصل یا ورائٹی پاکستان سے زیادہ پیداوار کی حامل نہیں تاہم بھارتی پنجاب میں زرعی شعبہ پر دی جانیوالی سبسڈی پاکستان کے چاروں صوبوں کے زرعی بجٹ سے زیادہ ہے جس کی وجہ سے ان کی پیداواری لاگت میں کمی اور بہتر مارکیٹنگ سے کسان کی حالت ہم سے بہتر ہے۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی ماہرین گندم کے ہائی بریڈ بیج کی تیاری میں کامیاب ہوگئے تو اس کی فی ایکڑ پیداوار میں دوگنا اضافہ ممکن ہوسکتا ہے جبکہ مختصر عرصہ میں تیار ہونیوالی چھوٹے قد کاٹھ کی حامل کپاس اور سرسوں کی ایسی ورائٹیاں متعارف کروائی جارہی ہیں جن کی وجہ سے ملکی معیشت میں خاطر خواہ بہتری پیدا ہونے کا امکان ہے۔ پاکستان میں بہترین منصوبہ ساز موجود ہیں تاہم ان پر کماحقہ عملدرآمد کی راہ میں مشکلات کی وجہ سے اہداف پوری طرح حاصل نہیں ہورہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہائر ایجوکیشن کمیشن نے 4 ارب روپے کا ٹیکنالوجی ڈویلپمنٹ فنڈ قائم کرکے سائنس دانوں سے تجاویز طلب کی ہیں جس کے ذریعے ٹیکنالوجی کا خریدار یا استعمال کنندہ بھی پروگرام کا حصہ ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ یونیورسٹی میں مکئی کی تین ہائی بریڈ اقسام سامنے لارہے ہیں جو غیر معمولی پیداواری صلاحیت کی حامل ہونگی جبکہ باجرہ سے زیادہ چینی پیدا کرنے کی راہ بھی نکالی جارہی ہے۔ نب جی کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر شاہد منصور نے کہا کہ ماضی قریب میں شہر بھر کی شاہرات کو ادیبوں، دانشوروں اور انتظامی افسران کے ناموں سے منسوب کیا گیا ہے تاہم معیشت کا رخ تبدیل کرتے ہوئے لاکھوں افراد کی خوراک اور روزگار کا باعث بننے والے مرحوم سائنس دانوں کو بھی اس فہرست کا حصہ ہونا چاہئے۔ جی سی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر محمد علی نے فیصل آباد کو نالج سٹی یا سائنس سٹی قرار دینے کی تجویز کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ اس اقدام پر حکومت کا ایک روپیہ بھی خرچ نہیں آئے گا۔

ایگری ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپویشن آف پاکستان کے زیراہتمام تین روزہ منفرد میلے کا انعقاد

گزشتہ دنوں ایسٹ کینال روڈ فیصل آباد پر چک نمبر 199 ر۔ب عامر ٹاؤن میں ایگری ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپویشن آف پاکستان کے زیراہتمام شہر کے کسانوں کی طرف سے تین روزہ منفرد میلے کا انعقاد ہوا۔ ایگری ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن پچھلے کئی سالوں سے کسانوں کی فلاح اوران کو اینٹرپنیورشپ (زمینداری کو تجارت کے طور پر لینا) کی طرف مائل کر رہی ہے اسی ضمن میں پچھلے دو سال سے سالانہ زرعی میلہ کا انعقاد ہورہا ہے یہ میلہ زمینداروں کی مشترکہ کاوش ہے چونکہ

> بڑے شہروں میں چھوٹے زرعی رقبوں کے مالک کاشتکار کمیونٹی کے پلیٹ فارم سے ایگری ٹورازم میلوں کے ذریعے اپنے فارمز پر پکنک جیسی دلچسپی اور سہولیات فراہم کر کے شہری لوگوں کیلئے سبزیاں، پھل اور زرعی اجناس کی کھیت پر ہی فروخت سے کاشتکاری کو منافع بخش بنا سکتے ہیں۔ رئیس جامعہ پروفیسر ڈاکٹر اقرار احمد خاں (ستارہ امتیاز)

ان زمینداروں کہ فارم قریب ہیں تو ان کی ایک سوسائٹی بنادی گئی ان بارہ فارموں کو اس طرح منعظم کیا گیا کہ ہر زمیندار کے فارم پر کم از کم ایسی چیز ہو جو میلہ کا حصہ بن سکے لوگوں کی وجہ حاصل کر سکے اور زمیندار کو کاروبار بھی مل سکے ایگری ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے روح رواں محترم طارق تنویر نے زرعی یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر شہزاد مقصود احمد بسراء سے رابطہ کیا اور اس میلہ کو سائنٹفک بنیادوں پر منظّم کیا زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے وائس چانسلر ڈاکٹر اقرار احمد خاں نے اس میلہ کی سرپرستی فرمائی زرعی یونیورسٹی کے چالیس طلبہ اور طالبات نے اعزازی طور پر میلہ کے منتظم کا کردار ادا کیا زرعی یونیورسٹی کے ایک ہونہار پروفیسر ڈاکٹر فواد احمد ملہی نے فینسی برڈز کے سلسلہ میں بھرپور کردار ادا کیا۔ میلے کا افتتاح رئیس جامعہ پروفیسر ڈاکٹر اقرار احمد خاں نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج کا خوبصورت ایگری ٹورازم میلہ بڑے ایوانوں میں سامنے آنے والے اس تاثر کی نفی کرتا ہے کہ چھوٹے زرعی رقبوں پر کاشتکاری منافع بخش نہیں رہی اور وہ سمجھتے ہیں کہ اس میلہ کے ذریعے چھوٹے کاشتکار محدود رقبے پر اپنی زراعت کو جس مربوط انداز میں آگے بڑھا رہے ہیں اس سے ان کی فی ایکڑ آمدنی میں ہزاروں روپے کا یقینی اضافہ ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے میلوں کے ذریعے شہروں میں رہنے والی نوجوان نسل کو اپنی دیہی ثقافت اور کاشتکاری کے خوبصورت رنگوں سے روشناس کروایا جائے۔ انہوں نے اُمید ظاہر کی کہ ایگری ٹورازم میلہ زرعی یونیورسٹی میں زیرتعلیم طلبہ کو تدریسی کمروں سے باہر عملی زراعت کو قریب سے دیکھنے اور اپنا علم ومشاہدہ بڑھانے میں معاون ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ چار دہائیوں کے دوران شہروں میں رہنے والی آبادی کا غذائی رجحان دیہی خوبصورتیوں سے دور ہو کر برگر، پیپسی اور فاسٹ فوڈ کی جانب ہوا ہے جس سے ان کی صحت بری طرح متاثر ہوئی ہے لہٰذا وہ سمجھتے ہیں کہ بڑے شہروں میں ایگری ٹورازم میلوں کے ذریعے نئی نسل کو لسی، ساگ، مکئی کی روٹی، مکئی کے بھٹوں اور گنے اور اسکے رس سے متعارف کروانے میں مدد ملے گی۔ اس موقع پر ایوان صنعت و تجارت کے نائب صدر راؤ سکندر اعظم نے کہا کہ ایوان صنعت وتجارت نے مقامی کاشتکاروں کے ساتھ ایگری ٹورازم میلہ منعقد کیا ہے جس سے شہری نوجوانوں کو دیہات کی خوبصورتیوں کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایسے میلوں سے شہریوں کو صاف پانی سے پروان چڑھنے والی تازہ سبزیاں و پھل خریدنے کا موقع ملے گا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر شہزاد بسراء نے ایگری ٹورازم میلہ کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس میلہ کے ذریعے دیہی سطح پر چھوٹے کسانوں کو ایک پلیٹ فارم پر لاتے ہوئے ان کی کاشتکاری کو منافع بخش بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میلہ میں شہری لوگوں خصوصاً فیملیز کی دلچسپی کو بڑھانے کیلئے فینسی برڈ شو، لوگوں کے سامنے گنے کا جوس اور گڑ بنانے، جلیبیاں نکالنے اور امرود، کینو اور دوسرے پھلوں کی فارم پر ہی فروخت متعارف کروائی جائے گی جس سے پارٹنر کاشتکاروں کی آمدنی بڑھانے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ میلہ زمینداروں کو روایتی کاشتکاری کے ساتھ ساتھ اپنی مصنوعات کو ویلیو ایڈڈ (Value Added) کر کے اپنی مصنوعات کو بہتر قیمت میں فروخت کرنا سیکھا ایک اور اہم بات کہ کسان کا کھیت شہری لوگوں کو تفریح بھی مہیا کرسکتا ہے یہ ایک سادہ مگر انوکھا خیال جو کسان اس میلہ سے سیکھ رہے ہیں کسانوں کی بہت ساری مصنوعات کے شہری لوگ براہ راست بھی گاہک بن رہے ہیں جو زمیندار کو مستقل بنیادوں پر اپنی مصنوعات کی بہتر قیمت لینے کا باعث بنے گی انہوں نے مزید بتایا کہ کسانوں کا یونیورسٹی پروفیسرز سے بھی رابطہ گہرا ہو رہا ہے اور کسان اپنی زمینداری کو جدید بنیادوں پر استوار کریں گے اور کاروبار کے نت نئے طریقے سیکھیں گے۔ ایگری ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن آف پاکستان کے بانی رہنما چوہدری طارق تنویر نے کہا کہ ایسے میلوں کے ذریعے دیہاتی ثقافت سے دور ہوتے ہوئے شہری نوجوانوں کو اپنے خوبصورت دیہی کلچر سے قریب کرنے کا موقع ملے گا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ پچھلے سال کے میلوں کے بعد بے شمار زمینداران پہلے رابطہ کر رہے ہیں اور کم از کم سولہ زمینداروں کے فارم ایگری ٹورازم سیکھ رہیں ہیں اور مستقبل میں ایسے بے شمار میلے انشاءاللہ منعقد کیئے جائیں گے اس میلہ میں فیصل آباد ایوان صنعت وتجارت نے بھی بھرپور معاونت کی اور میلہ کی سرپرستی بھی کی۔ اس موقع پر چوہدری بشارت علی گادھی، محمد توصیف جمیل، مسعود سرور، بلال حفیظ اور علاقہ کے درجنوں کاشتکار اور رہائشی بھی موجود تھے۔ قومی ایگری ٹورازم میلہ میں ثقافتی وزرعی نمائش، دیہاتی کھانے، ایگری وزٹ، فارم بازار، ہارس شو، گڑ میلہ، فینسی برڈ شو اور جدید وقدیم زرعی آلات کی بھی نمائش لگائی گئی ہے۔